Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۰ ۲۹ امان ۱۳۵۶ ہش ۰ ۲۹ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۶۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سلسلہ خدا نے اسی غرض کیلئے قائم کیا ہے تا دُنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو

اور جنہوں نے تدابیرِ دُنیا ہی کو خدا بنا لیا ہے انہیں دعا کی حقیقت اور اسکے اثر سے اطلاع ملے

"اِس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دُعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیرِ دُنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دُعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شَے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دُنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اِسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دُنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دُعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔

بعض لوگ اِس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دُعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آدابُ الدُّعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دُعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دُعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے حالت تباہ کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اور اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعف کی شکایت ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۹ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

بے چینی کی بہت تکلیف ہے۔

بے ہوشی بھی ہو جاتی ہے۔ اعصابی کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

امرائے اضلاع سے گذارش

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اضلاع سے گذارش ہے کہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدوں کی وصولی کے لئے ہر ضلع کے امیر صاحب پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ضلع کے تمام وعدہ کنندگان کے متعلق یہ خیال رکھیں کہ ان سے وصولی باقاعدہ مرحلہ وار ہوتی رہے۔ کیا آپ اِس ذمہ داری کو کما حقہ ادا فرما رہے ہیں؟ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے اب پورا کر دیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال توجہ فرمائیں

صدر اصحاب و سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جات کی جمع شدہ رقوم اگر اس سے قبل بھجوائی نہ جا سکیں تو مجلس مشاورت پر تشریف لاتے ہوئے ہمراہ لا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل۔ دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ ، امان ۱۳۵۶ ہش

۲۹ ، مارچ ۱۹۷۷ء

توحیدِ کامل کا مقام

اسلام نے توحید پر خاص زور دیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ توحید کو صحیح معنوں میں اسلام ہی نے پیش کیا اور پھر قائم کیا ہے، قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے کو "ظلمِ عظیم" قرار دیا ہے (لقمان آیت ۱۴) اور یہاں تک فرمایا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ (النساء ۱۱۷)

یعنی اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو وہ ہر گناہ کو بخش دے گا لیکن وہ اس گناہ کو کبھی نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔

بظاہر یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے توحید پر اتنا زور دیا جبکہ بتوں کی ظاہری پرستش کو تو وہ لوگ بھی اب بتدریج چھوڑتے جا رہے ہیں جن کے مذاہب کی موجودہ بنیاد ہی بُت پرستی پر مبنی ہے۔ خود انسانی فطرت بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ وہ کبھی توحید کو چھوڑ کر اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرا کر تسلّی اور اطمینان حاصل نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ بتوں کے پجاری اور تثلیث پر ایمان کے دعویدار بھی بظاہر توحید کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے عقائد کو مختلف قسم کی تاویلوں کے پردہ میں چھپا کر انہیں توحید کا رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان تمام امور کے باوجود اگر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دُنیا کے تمام فسادوں اور خرابیوں کی جڑ توحیدِ حقیقی پر عدم ایمان ہی ہے۔ توحید صرف یہی نہیں ہے کہ بتوں کی پوجا نہ کی جائے یا تثلیث کے عقیدہ کو چھوڑ دیا جائے اور خدا کے ایک ہونے کے عقیدہ کا اعلان کیا جائے یہ تو توحید کا بہت ابتدائی درجہ ہے۔ اصل توحید تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کی غیر محدود قدرتوں پر ایسا ایمان رکھے کہ اس کے بالمقابل دُنیا کی ہر چیز کو لاشئے محض سمجھے نہ اپنی طاقتوں پر بھروسہ رکھے نہ دولت اور علم کو کوئی چیز سمجھے اور نہ دُنیا کے کسی اور انسان یا کسی اور طاقت پر انحصار رکھے اور ہر حالت میں خواہ وہ عُسر کی ہو یا یُسر کی وہ خدائے واحد و یگانہ کے در کا سوالی ہی بنا رہے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ اپنی تمام طاقتوں اور صلاحیّتوں کو خدائے واحد و یگانہ کے لئے وقف کر دے اور اپنے تئیں اس کے وجود میں ایسا محو کر دے کہ اس کی کوئی حرکت و سکون بھی اس کی رضا اور خوشنودی کے بغیر نہ ہو۔ توحید کا یہی وہ بلند تصوّر ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی اسلامی عقیدۂ توحید کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اوّل مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے۔ دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ہو جائیں .... تیسری قسم توحید کی خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اُٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا ہے۔"

(کتاب البریّہ صفحہ ۵۹، ۶۰)

اللہ تعالیٰ نے توحید کے عقیدہ کو نہایت جامعیت کے ساتھ قرآن کریم کی مختصر سی سورۃ یعنی سورہ اخلاص میں پیش کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس سورۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"اِس چھوٹی سی سورۃ میں .... اللہ تعالیٰ نے چار اقسام کا شرک پیش کر کے اس کا ردّ کیا ہے .... نقطۂ مرکزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر رنگ میں اور ہر طرح ایک ہی ہے نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری سرا نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اُس کے مشابہ .... اللہ تعالےٰ نے اللہ الصمد کہہ کر .. بتایا کہ صمدیت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی میں پائی جاتی ہے اِسی لئے اس کے دروازہ سے بھٹکنا کسی انسان کے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ تم دُنیا میں جس کو بھی اپنا حاجت روا سمجھوگے وہ میرا ہی محتاج ہوگا ... پھر فرمایا لم یلد ولم یولد ... وہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہے گا گویا خدا پہلے بھی صمد تھا اب بھی صمد ہے اور آئندہ بھی وہی صمد رہے گا اِس لئے تمہیں اسی سے مدد مانگنا اپنا شعار بنانا چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے ولم یکن لہٗ کفواً احد کسی مخلوق میں یہ طاقت نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کفو یعنی اس کا شریک ہو سکے۔ انسان خواہ کتنا اُونچا چلا جائے وہ اس کا عبد ہی رہے گا اور ہمیشہ اس کی مدد کا محتاج ہو گا۔ یہ وہ توحید ہے جسے اسلام نے پیش کیا... توحیدِ کامل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد اور وصال ہو جائے ... سوائے خدا کے تمہاری نگاہ کسی اور وجود پر نہ پڑے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۵۰۷)

توحید کامل کا یہ مقام جب انسان کو حاصل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں اپنے تئیں گُم اور محو کر لیتا ہے۔ اس کی ساری کی ساری طاقتیں اور صلاحیّتیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہو جاتی ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جسے حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاکباز اور مقدس بندے پکار اُٹھتے ہیں کہ ؎

"نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں"

یہی وہ مقام ہے جو عالمِ کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھایا گیا چنانچہ حضور رقم فرماتے ہیں:-

"مَیں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا ... مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرّہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اسکے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ مَیں بالکل اس میں محو ہو گیا اور مَیں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت احدیت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنّا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور ربّ العالمین کی عمارت ہی نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور مَیں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اسکی طرف کھینچا گیا پھر مَیں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل نہ تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی پس مَیں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگالئے اور اِس زور سے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس گرفت سے مَیں بالکل معدوم ہو گیا... خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔"

(کتاب البریّہ صفحہ ۷۸، ۷۹ ترجمہ از آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا حوالہ میں توحید کا جو اعلیٰ مقام بیان فرمایا ہے وہ قرآنِ عظیم کی اس آیت کے عین مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤحد مومن بندے کی اس دلی کیفیت کا ذکر فرمایا ہے جبکہ وہ بے اختیار ہو کر یہ پکار اُٹھتا ہے کہ "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العٰلمین" یعنی اے میرے رب میری نماز اور میری قربانی میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اور جینا سب تیرے لئے ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو توحیدِ حقیقی کو سمجھنے اور پھر اس کے اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کی توفیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتنہ و فساد سے بچنے کے متعلق اسلام کی پُرحکمت تعلیم

(سلطان احمد پیر کوٹی)

(۲)

جو لوگ فساد کرتے ہیں لوگوں کی کھیتیوں کو تباہ کرتے ہیں اموال کو لوٹتے ہیں اور جانوں کا اتلاف کرتے ہیں ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ وَاِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ

(بقرہ آیات ۲۰۶، ۲۰۷)

جو لوگ حاکم بن جانے کے بعد فساد پیدا کرتے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو تو اپنی عزت کی پیچ انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے پس ایسے لوگوں کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ یقیناً بُرا ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فساد کا ایک نتیجہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اس کی وجہ سے کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ تجارتیں اور دوسرے کام خسارہ میں چلے جاتے ہیں اور ملک کی اقتصادیات کو بہت دھکا لگتا ہے۔ خود فسادی بھی اس نقصان اور خسارہ سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ جہاں ملکی اقتصادیات تباہ ہوتی ہیں۔ وہاں ان کے کاروبار بھی فیل ہو جاتے ہیں۔ گو وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے مخالفوں یا دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ خود ہی نقصان اٹھانے والے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(بقرہ آیت ۲۹)

جو لوگ اللہ کے ساتھ کئے ہوئے پختہ عہد کو پکے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اُسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

مفسدہ پردازی کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ قوم کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اقتصادیات برباد ہو جاتی ہیں تجارتیں گھاٹے میں چلی جاتی ہیں صنعت و حرفت کو نقصان پہنچتا ہے پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ بیرونی اقوام سے دفاع کی بجائے ملک کی تمام طاقت ملکی مفسدوں کو دور کرنے پر لگ جاتی ہے عوام میں بے اطمینانی کی لہر دوڑ جاتی ہے بیرونی اقوام اس موقع سے فائدہ اٹھاتی ہیں ان کی نظریں تو موقع کی تلاش ہوتی ہی ہیں وہ بسا اوقات حملہ آور ہو کر اپنے کمزور ہمسایوں کی آزادی کو چھین لیتی ہیں اور ان پر قبضہ کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نا عاقبت اندیش قوم کی سرکوبی کے لئے کسی اور قوم کو اس پر مسلط کر دیتا ہے اس لئے مفسدہ پرداز قوم کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہوتے وہ اسے غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔

قرآن کریم نے یہود کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کے اس نقص کی نشان دہی فرمائی ہے کہ

یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا

وہ ملک میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں باہم بغض و عداوت پیدا ہو گئی (وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ) اور ان کی وحدت کمزور ہو گئی ان کی کمزوری کو دیکھ کر بابل کے بادشاہ بنوکد نصر نے فلسطین پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور نہ صرف ان کے اموال اور جائدادوں کو لوٹا۔ ان کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا بلکہ آئندہ ایک لمبے عرصہ کے لئے انہیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کے اس انجام کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ:۔

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا۔ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ۔ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۶)

اور ہم نے اس کتاب میں بنی اسرائیل کو یہ بات کھول کر پہنچا دی تھی کہ تم یقیناً اس ملک میں دو بار فساد کرو گے اور یقیناً تم بہت بڑی سرکشی اختیار کرو گے اور جب ان دو بار کے فسادوں سے پہلی بار کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے بعض بندوں کو تمہاری سرکوبی کے لئے تم پر مسلط کر دیا جو سخت جنگجو تھے اور وہ تمہارے گھروں کے اندر جا گھسے اور یہ وعدہ تو پورا ہو کر رہنے والا تھا مفسدہ پرور فلاح و کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ اس کی کارروائیوں کی اصلاح نہیں کرتا یعنی اس کی کارروائیاں کامیاب نہیں ہوتیں۔ کیونکہ عدم اصلاح کے نتیجہ میں انسان کو اپنی کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ۔

(یونس آیت ۸۲)

اللہ تعالیٰ مفسدوں کے کام کی اصلاح نہیں کرتا۔

فساد و طغیان کی وجہ سے لوگوں کے کاروبار زندگی بند ہو جاتے ہیں اور خود مفسدہ پردازوں کی توجہ تلاش معاش کی طرف سے ہٹ جاتی ہے اس طرح وہ تنگی رزق کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ فساد سے بچتے اپنی اصلاح کی کوشش کرتے اور خدائی احکام کی پیروی کرتے تو انہیں تنگی رزق کی شکایت نہ ہوتی۔ قرآن کریم نے یہود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اگر وہ فساد نہ کرتے اور انجیل و تورات کے احکام کی فرمانبرداری کرتے تو

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ۔

(مائدہ آیت ۶۵)

وہ ضرور اپنے اوپر کی طرف سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ

مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔

(الطلاق)

جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق ملنے کا وہ خیال بھی نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں صلح کاری اختیار کریں کہ صلح میں ہی بھلائی ہے۔

(اصلحوا ذات بینکم)

(الصلح خیر)

انہیں کسی قوم کی دشمنی اس سے عدل کا سلوک کرنے سے نہ روکے (لا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا) اس نے عباد الرحمٰن کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

یمشون علی الارض ھونا ۔ واذا مروا باللغو مروا کراما۔ (الفرقان)

وہ صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی ایسی لغو بات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو وہ بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں وہ ان لغویات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے ہنگامہ پردازی سے وہ اجتناب کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا

(ابو داؤد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ شخص نیک بخت ہے جو فتنوں اور فساد سے دور رکھا جاتا ہے اور اگر وہ فساد کی لپیٹ میں آجائے تو وہ صبر کرتا ہے تو مجبوراً کام کرتا ہے

۔سب اردگرد فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہو تو اس سے محفوظ رہنے کا طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ

اِلْزَمْ بَیْتَکَ وَ اَمْلِکْ
عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَخُذْ
مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ
وَعَلَیْکَ بِاَمْرِ خَاصَّۃِ
نَفْسِکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّۃِ
(ترمذی)

تو اپنے گھر کو لازم پکڑ لے اپنی زبان کو قابو میں رکھ جس چیز کو تو اچھا جانے وہ کر اور جس چیز کو تو برا جانے اسے ترک کر اور اپنے کام سے تعلق رکھ اور عوام کے کاموں کو چھوڑ دے اور ان سے الگ رہ۔

جو لوگ فساد سے بچتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نیک انجام کا وعدہ فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ دوسرے جہاں میں وہ اس کی رضا کی جنتوں کے وارث ہوں گے جیسا کہ فرمایا:

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ
نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا
یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی
الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا
وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ
(قصص ۸۳)

اخروی زندگی ہم نے انہی لوگوں کے لئے مخصوص کر رکھی ہے جو ملک میں ناجائز غلبہ اور فساد نہیں چاہتے اور انجام متقیوں کا ہی اچھا ہوتا ہے۔ انسان کمزور اور ناتواں ہے وہ غلطیوں کا شاہکار ہے۔ وہ خطا و نسیان کا مرکب ہے اسلئے اسے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ استمداد کرتے رہنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (عنکبوت) اے اللہ تو مفسدہ پرداز لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

مشاورت کے موقعہ پر وعدہ جات تحریک جدید ہمراہ لیتے آئیں

بعض جماعتوں سے ابھی تک وعدہ جات تحریک جدید سال رواں ۷۷-۱۹۷۶ء دفتر وکالت مال میں موصول نہیں ہوئے ایسی جماعتوں کے نمائندگان سے درخواست ہے کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر وہ وعدہ جات اپنے ہمراہ لیتے آئیں اور دفتر ھذا میں پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

جو اطفال مرکزی مضمون

"حضرت مصلح موعودؓ کا بچوں سے حسن سلوک"

لکھ رہے ہیں ان کے مکمل پتہ جات مرکز میں جلد از جلد پہنچا کر ممنون فرمائیں

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مرزا بشیر احمد صاحب ولد مرزا نظام دین صاحب نیوی وائرلیس کلفٹن کراچی کے موصی وصیت ۱۶۰۱۰/۴۸ اگر یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے موجودہ ایڈریس سے کسی دوست کو علم ہو تو دفتر ھذا کو فوراً اطلاع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بازیافتہ نقدی کل مجھے کسی صاحب کی کچھ نقدی جو کہ ایوان محمود دہلی حدام الاحمدیہ کیساتھ بیر والے کی دکان پر گرا گئے تھے ملے ہیں۔ جن صاحب کی ہو نشانی اور مقدار بتا کر مجھ سے لے لیں (مرزا سعید بیگ مشہور دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

میری والدہ مرحومہ

مکرم سید سعادت علی شاہ صاحب سمندری ضلع لائلپور

میری پیاری امی محترمہ سیدہ فردوس بیگم دختر محمد حسین شاہ امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ تحصیل سمندری ضلع لائلپور ۲۱ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز بدھ مختصر علالت کے بعد تقریباً ۵۰ سال کی عمر میں سمندری میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نہایت نیک، عابدہ زاہدہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں مرحومہ کی پیدائش یکم جنوری ۱۹۲۵ء کو قصبہ پٹی تحصیل قصور ضلع لاہور کے ایک معزز سید گھرانے میں ہوئی وہی تعلیم حاصل کی۔ اور ۷ر اپریل ۱۹۴۶ء میں مرحومہ کی شادی قادیان کے ایک مشہور اور با اثر سید گھرانے میں ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد سیالکوٹ میں مستقل رہائش اختیار کی۔ والد محترم سید ظہور علی شاہ صاحب پہلے لاہور ملازم ہوئے اور پھر سیالکوٹ محکمہ خوراک میں۔ خاوند اور افراد خاندان کی معاشی کے لئے خود بھی ایک گرلز سکول میں بطور معلمہ ملازمت اختیار کر لی۔ مگر سیالکوٹ کے حالات ان کے لئے سازگار ثابت نہ ہو سکے اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے کراچی جانے پر مجبور ہوئے۔ کراچی میں والد صاحب کسٹوڈین (محکمہ بحالیات) میں بطور ریذیڈنٹ انسپکٹر ملازم ہو گئے۔ پھر کراچی سے تبادلہ لاڑکانہ (سندھ) کے لئے ہو گیا۔ وہاں خاوند کی تنخواہ پر گزر اوقات کرنا دشوار ہو گیا۔ پھر وہاں خود گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں بطور معلمہ ملازمت کر لی۔ مرحومہ نہایت محنتی اور پختہ ارادے کی مالک تھیں۔ لاڑکانہ میں دس سال تک ملازمت کی۔ لاڑکانہ میں محکمہ بحالیات کے خاتمے کے بعد والد صاحب معہ اہل و عیال سمندری اپنے سسرال میں آ گئے۔ یہاں بھی مرحومہ نے آتے ہی گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں ملازمت اختیار کر لی۔ بلند اخلاق اور اچھے برتاؤ کی وجہ اپنوں اور غیروں میں بے حد مقبول تھیں۔ ہر چھوٹا بڑا دل سے اُن کی عزت کرتا۔ دوران ملازمت آپ نے اپنے فرائض نہایت دیانتداری سے اور احسن رنگ میں ادا کئے۔

مرحومہ نماز اور روزہ کی بڑی پابند تھیں۔ کوئی ابتلاء اور کوئی مصیبت آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کر سکی۔ صبر و تحمل کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

مرحومہ نے تین لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کامیابی اور خوشی کے مواقع پر شکرانہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی نے ربوہ اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۱۹ر مارچ میں تحریر فرماتی ہیں۔

"حلقہ لجنہ دارالصدر شرقی نے ربوہ دو سال تک اپنی حسن کارکردگی کی وجہ سے اول قرار پایا۔ اس کامیابی پر ممبرات لجنہ کی طرف سے مبلغ ۵۰/- روپیہ بطور شکرانہ مساجد فنڈ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مبارک تحریک کے ماتحت بھجوائے جا رہے ہیں۔"

ہر خوشی کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی اس مبارک تحریک میں حصہ لینا ایک قابل تعریف امر ہے۔ جملہ قارئین کرام سے مذکورہ لجنہ کی بہنوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۱۵

میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد اسلم صاحب قوم پوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۱-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ رشیدہ بیگم مکان نمبر ۲۴۰ توحید پارک گنج مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد ۔ محمد اسلم (خاوند موصیہ) گنج مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد ۔ عبد القدیر شاہین وصیت ۱۵۵۹۴ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۰۱۶

میں سعید احمد خان حیدرانی ولد عبد القادر خان صاحب حیدرانی قوم حیدرانی بلوچ ۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال۔ پیدائشی احمدی ۔ ساکن شادن لُنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۱-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک پلاٹ سکنی ۳۰ مرلہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ۔ سلیم احمد خان حیدرانی بماکن شادن لُنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان
گواہ شد ۔ غلام حیدر خان سیکرٹری مال شادن لنڈ۔
گواہ شد ۔ عبد القادر خان ناظم انصار اللہ شادن لنڈ۔

مسل نمبر ۲۳۰۱۷

میں غلام حسین ولد محمد ابراہیم صاحب قوم گھمار پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال۔ بیعت اکتوبر ۱۹۷۱ء ساکن دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۲-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مکان ایک عدد پختہ محلہ دار الیمن ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ۔ غلام حسین محلہ دار الیمن شرقی ربوہ
گواہ شد ۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ۔
گواہ شد ۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان دار الیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۱۸

میں نواب بی بی زوجہ غلام حسین صاحب قوم گھمار پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت اکتوبر ۱۹۷۱ء ساکن دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۲-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ½ تولہ مالیتی -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ نواب بی بی زوجہ غلام حسین صاحب محلہ دار الیمن شرقی ربوہ۔
گواہ شد ۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان دار الیمن شرقی ربوہ۔
گواہ شد ۔ غلام حسین (خاوند موصیہ) دار الیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۱۹

میں بشیر بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب اوپل قوم راجپوت اوپل ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال ۔ پیدائشی احمدی ۔ ساکن گجرات شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۲-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے
۲۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ بشیر بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین اوپل صاحب کنجاہ روڈ محلہ فیض آباد گجرات۔
گواہ شد ۔ جمال الدین کارکن دفتر وکالت مال اوّل ربوہ۔
گواہ شد ۔ محمد اسلم ایاز دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۲۰

میں خالدہ قاسم زوجہ منور احمد قاسم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے۔
۲۔ گھڑی ۱ عدد مالیتی -/۲۰۰ روپے
۳۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ ۹ ماشے مالیتی -/۳۲۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر ... تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ خالدہ قاسم زوجہ منور احمد قاسم صاحب فیض منزل ۲/۱۹ دار الرحمت وسطی ربوہ۔
گواہ شد ۔ ناصر احمد کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد ۔ منور احمد قاسم وصیت ۱۹۰۲۱ (خاوند موصیہ) ربوہ۔

درخواست دعا

میرے بھانجے محمد امین صاحب محلہ دار العلوم شرقی ربوہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

محمد رفیق
کارکن دفتر الفضل ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر دانہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مبارک تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک الٰہی تحریک کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں ..... آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایسا وقت آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔"

"اور پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے اسی کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں بھی تیز تر کرتی چلی جائے تاکہ ہم وہ مقصد جو اس الٰہی تحریک کا ہے وقتِ قریب میں حاصل کریں۔"

احبابِ کرام! مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لاتے ہوئے چندہ وعدہ جات کی فہرستیں اور ماہ مارچ میں چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم براہِ مہربانی اپنے ہمراہ مرکز میں لے آئیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان - ربوہ)

مکرم عطاء محمد صاحب مرحوم آف کھارا کی وفات

خاکسار کے والد ماجد مکرم ملک عطاء محمد صاحب آف کھارا حال جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ ۱۵ ؍فروری ۱۹۷۷ء بروز منگل اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

والد صاحب محترم کئی سال سے مقامی جماعت کے صدر چلے آرہے تھے۔ بڑے مخلص اور مستجاب الدعا انسان تھے۔ ان کی دیانت داری سے غیر مسلم بھی متاثر تھے اور ہمیشہ اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے والہانہ تعلق تھا۔ حضور ان کو اکثر یاد فرماتے اور زمینوں کے انتظامات کے بارہ میں اُن کے مشوروں کی بڑی تعریف فرماتے تھے۔ مرحوم خدمتِ خلق کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ مہمانوں کی تکریم میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے۔ ۱۹۴۸ء میں فرقان فورس کی تحریک پر اپنے دو بیٹوں کو پیش کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی جاری فرمودہ تحریکات پر خود بھی لبیک کہتے اور اپنی اولاد کو بھی عمل پیرا رہنے کی تلقین کرتے۔ اپنے آخری وقت میں انہوں نے اپنی اولاد کو جو وصیت کی وہ یہی تھی کہ خدمتِ دین کا جذبہ بیدار اور خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی قائم رہے۔

والد صاحب مرحوم بڑے نڈر انسان تھے۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی نہ گھبراتے۔ سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ ہجرت کے بعد اپنے گھر کا ایک حصہ نماز باجماعت کے لئے فارغ کر دیا۔ بعد میں نہایت جانفشانی کے ساتھ تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کر کے مسجد تعمیر کروائی۔ صبح سویرے اُٹھنا اور بلند آواز سے درود شریف اور تسبیح و تحمید پڑھنا ان کا معمول تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے دو بیٹیاں اور ۳۵ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اس موقع پر دارالصدر شرقی ربوہ کے خدام نے اپنے زعیم چوہدری کریم الدین صاحب کی سرکردگی میں بہت تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احبابِ جماعت سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک انور احمد راولپنڈی)

درخواستِ دعا

میرے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب قمر مبلغ غانا افریقہ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(ایم۔ ایس۔ اختر۔ دارالمنصور ربوہ)

وقفِ عارضی کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"پس وقفِ عارضی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں اور وہ عظیم کام جو خدا تعالیٰ اس وقت جماعت احمدیہ سے لینا چاہتا ہے۔ یعنی یہ کہ نوعِ انسانی کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا جائے۔ اس میں ہماری کوشش بھی شامل ہو۔ ویسے تو یہ خدا کا آسمانوں پر فیصلہ ہے۔ زمین پر تو وہ جاری ہوگا لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے لئے بہت سی راہیں کھول دی ہیں۔ قرآن کریم میں وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اعلان کروایا گیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے بشر میں کوئی فرق نہیں۔ وقت آگیا ہے کہ انسان اس بنیادی حقیقت کو سمجھنے لگے اور وہ معاشرہ ہماری اس زمین پر قائم ہو جائے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ بہرحال وقفِ عارضی ایک حقیر سی کوشش ہے اپنے رب کے حضور جو پیش کی جاتی ہے اس امید اور یقین پر کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا اور اس کے نیک ثمرات پیدا ہوں گے۔ جانے والے بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور جہاں ان کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔"

(الفضل ۱۲؍فروری ۱۹۷۷ء)

احباب اپنے فائدہ اور دوسروں کے فائدہ کے لئے وقفِ عارضی میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

عہدیدارانِ مجالس انصار اللہ کی خدمت میں

سالِ رواں کے تین ماہ گزر چکے ہیں۔ بجٹ کے مطابق وصولی تدریجی لحاظ سے ¼ ہونی چاہیے لیکن اکثر مجالس نے ادائیگی کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ براہِ کرم اپنے حلقہ/مجلس کا جائزہ لیں اور بجٹ کے مطابق تدریجی وصولی مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کے نفوس و اموال میں برکت بخشے اور خدمتِ دین کی پہلے سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

کھاریاں ضلع گجرات کے احباب متوجہ ہوں

خاکسار کے مقالہ کا عنوان "سیرت صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کھاریاں" مقرر ہوا ہے۔ جو احباب کھاریاں شہر کے کسی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق معلومات رکھتے ہوں از راہِ کرم خاکسار کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(منیر احمد چوہدری - جامعہ احمدیہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اُٹھائیے (مینجر)

ربوہ کا تحفہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ
بیشتر علمائے کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ
بے شمار خوبیوں سے مزین اور سب کی پسندیدہ
نماز مترجم نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے
پہلے پانچ پارے ۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔
ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴